

داریاں اور تربیتی پہلو بھاتی رہیں۔

☆ سالانہ اجتماع کے موقع پر شعبہ اشاعت بحمد اللہ کے تحت لگائے جانے والے بک اسٹال کی تینوں دنوں کی ریکارڈ آمد فی

9415,38 (نوہراچار سوندرہ یورواٹیں سینٹ) رہی۔ الحمد للہ

اس بک اسٹال میں زیادہ تر قرآن کریم، کتب احادیث نبوی ﷺ، سیرت رسول ﷺ اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب فروخت کی گئیں۔ بحمد و ناصرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتب میں اتنی دلچسپی ظاہر کی کہ ان میں سے بعض کتب ختم ہو گئیں اور ہم نے بیت السیوح سے دوبارہ منگوائیں۔

☆ امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی خصوصی نگرانی میں شعبہ حاضری نگرانی اور معائض کے شعبہ نے منظم ہو کر فعال طریق سے ذمہ داری ادا کی۔

رپورٹ کارکردگی شعبہ جات:

34 دیں سالانہ اجتماع بحمد امام اللہ و ناصرات الاحمد یہ جرمی کے باہر کت موقع پر مکرمہ و محترمہ امۃ ائمۃ احمد صاحبہ منتظمہ اعلیٰ نیشنل صدر صاحبہ نے 13 رکنی نائب منتظمات اعلیٰ پرمن اجتماع بورڈ تھکیل دیا۔ سال روائے دوران یاری کمیٹی سالانہ اجتماع کا قیام عمل میں لا یا گیا جس کے ممبران کی تعداد 4 تھی۔ 112 منتظمات کی تقریبی کی گئی۔ اور 110 شعبہ جات کا قیام عمل میں لا یا گیا۔

تیاری اجتماع کا آغاز گذشتہ سال ماہ ذیہر سے کیا گیا۔ منتظمہ اعلیٰ صاحبہ نے انتظامی امور کو معمبوط کرنے کیلئے اجتماع بورڈ کی تعدد و میٹنگز متعین کیں۔ جن میں اجتماع گاہ کیلئے جگہ کا حصول، بجٹ، بحمد و ناصرات کے تعلیمی و سپورٹ اجتماع کا اکٹھا انعقاد، تاریخوں کا انعقاد، پلانگ، ڈیویٹس کی تقسیم، علمی مقابلہ جات، نیشنل امیر صاحب اور صدر خدام الاحمد یہ کیا تھا میٹنگ کا انعقاد، ڈیماٹیلسٹوں کی تیاری، پروگرام اجتماع کی ترتیب وغیرہ شامل تھا۔

علاوه ازیں محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے نیشنل مجلس عاملہ نائب منتظمات اعلیٰ کی مشقہ رائے اور باہمی مشوروں سے متفق شعبہ جات نظم و ضبط، سکیورٹی، معاشرہ، حاضری نگرانی، نظافت، تجدید اور ناصرات میں اہم تبدیلیاں اور ضروری اقدامات کیے گئے۔

یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ امسال جنہے حضور اقدس کی زریں ہدایات کی روشنی میں اجتماع گاہ مستورات میں بہترین ساؤنڈسٹیم کیلئے اپنے تطبی بجٹ میں سے خلیر قم مختص کی۔ الحمد للہ! ہاں میں آواز کے سٹم میں ہمیں بہترین نتائج ملے۔

سالانہ اجتماع کی کامیابی کیلئے دعاوں کے ساتھ ساتھ قادیانی میں 2 بکروں کی بطور صدقہ قربانی دی۔ سالانہ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں منتظمہ اعلیٰ صاحبہ نے کمیٹی تیاری اجتماع، نائب منتظمات اعلیٰ، منتظمات اور نیشنل سیکرٹری تعلیم کے ساتھ مجموعی طور پر تقریباً 16 میٹنگز بکوں میں کمیٹی تیاری اجتماع، معاشرہ، حاضری نگرانی اور رپورٹنگ کے شعبہ جات نے مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی خصوصی نگرانی اور ہدایات کی روشنی میں فراپس سرانجام دیئے۔ کمیٹی تیاری اجتماع کا کام قائمہ بشری صاحبہ نے نیشنل صدر صاحب کی ہدایات کے مطابق شروع کیا۔ لیکن اجتماع سے پہلے انکو اپنے ذاتی کام کی وجہ سے چھٹی لینی پڑی جس کی وجہ سے اُنکی نائب رضیہ و سیم صاحبہ سون ہام فریئکفرٹ نے دوران اجتماع اور اجتماع کے بعد احسن رنگ میں کام سرانجام دیا۔

34 داں جلسہ سالانہ جرمی کے باہر کت موقع پر جلسہ گاہ مستورات میں مکرمہ امۃ ائمۃ احمد صاحبہ منتظمہ اعلیٰ کی زیر نگرانی جو انتظامیہ کمیٹی تھکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کی مختصر پورٹ پیش خدمت ہے۔

☆ شعبہ تجدید: منتظمہ تجدید مکرمہ امۃ احمد صاحبہ سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر تینوں دنوں میں اجتماع گاہ تشریف لانے والی بحمد ممبرات، ناصرات، پچگان کی حاضری درج ذیل ہے

☆ بحمد ممبرات، ناصرات و پچگان کی حاضری !

موئرخ 12 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک:- 2872

موئرخ 13 اکتوبر بروز ہفتہ:- 5024

موئرخ 14 اکتوبر بروز اتواء:- 5669

☆ اس تعداد میں 10 ممالک سے تشریف لائی ہوئیں 58 مہمان خواتین بھی شامل ہیں۔

☆ نائب منتظمہ اعلیٰ (1) مکرمہ رویہ امۃ احمد صاحبہ (نیشنل سیکرٹری تعلیم)

ان کی نظمات میں 15 شعبہ جات تھے جن میں داخلی و خارجی گزرگاہوں تربیتی کمیٹی، ڈپلن، نظافت کے شعبہ جات تھے۔ اور ٹیم کارکنات کی کل تعداد 105 تھی۔

☆ نائب منتظمہ اعلیٰ (2) مکرمہ امۃ الوحدہ صاحبہ: (نیشنل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات کا لرسوئے میں الگ ہاں میں کروائے گئے تھے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے نائب منتظمہ اعلیٰ نیشنل سیکرٹری ناصرات کی نظمات میں کل 20 شعبہ جات تھے۔ جن میں سرفہرست ناصرات کے علمی مقابلہ جات کے سیمی فائل و فائل مقابلہ جات، اناونڈمیٹ، ترجمانی، رزلٹ، ری چینگک، نمائش، نظم و ضبط، آرائش، نظافت، نمائش، انفارمیشن۔

تقیم انعامات کے شعبہ جات تھے۔

اور ٹیم کارکنات کی تعداد 100 تھی۔

☆ نائب منتظمہ اعلیٰ (3) مکرمہ تو قیر ثار صاحبہ (نیشنل سیکرٹری مال)

نائب منتظمہ اعلیٰ مکرمہ تو قیر ثار صاحبہ نیشنل سیکرٹری مال کی نظمات میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔ ان میں سوسائجہ کی مدین میں منتظمہ صاحبہ کی رپورٹ کے مطابق اجتماع کے تینوں دنوں میں ممبرات نے مجموعی طور پر 90 یورو جمع کروائے۔

☆ بک اسٹال کی کل آمد فی 9415,38 (نوہراچار سوندرہ یورواٹیں سینٹ) رہی۔ الحمد للہ

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

نائب منتظمہ اعلیٰ سوم کی ٹیم میں شامل نتائج میں اسٹور، معلومات، سپلائی، سمعی و بصری، سوسائجہ، نمائش، بک اسٹال کے 7 شعبہ جات شامل تھے۔

<p

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مضمون نویسی کافن اور اسکی اہمیت

(درثین احمد: جماعت-Bad Marienberg)

(آخری قسط)

ہمارے ملک میں کہانی مشہور ہے، بلکہ ایک ضرب المثل بنی ہے کہ کوچلاہنس کی چال اپنی بھول گیا۔ کہانی یوں بیان کرتے ہیں کہ کسی کوئے نے ہنسوں کی چال دیکھی تو وہ اسے پسند آئی۔ اس نے سمجھا کہ میری چال اچھی نہیں۔ آخر اس نے کچھ ہنسوں کے پڑھائے اور اپنے پرلوں میں اُڑس لیا اور لگان کی تی چال چلنے۔ مگر وہ اگلی چال کب چل سکتا تھا۔ ہنسوں نے اسے اجنبی پرندہ سمجھ کر مارنا شروع کر دیا، یہ وہاں سے نکل کر اپنے کو توں میں آشامل ہوا مگر چونکہ یہ کچھ مدت ہنسوں کی چال چل کر اپنی بھول چکا تھا۔ اسلئے کوئوں نے بھی اسے چونچیں مار مار کر اپنے سے نکال باہر کیا۔ اب یہ اکیلاہ گیا، نہ ادھر کارہانہ ادھر کارہانہ نہ ہنسوں نے اسکو ساتھ ملایا، کوئوں نے اسکو شامل کیا۔ اسے کہتے ہیں کہ نہ خدا ہی ملائی وصال صنم۔ اس مثال یا کہانی سے یہ میری بات اچھی طرح سمجھ آجائے گی انشاء اللہ

مضامین کی کٹی اقسام ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کرتی ہوں۔

1:- موقبہ مضامین: اس قسم کے مضامین میں آپ ایک ہی جگہ سے یا مختلف جگہوں سے اس عنوان سے متعلقہ حوالہ جات کو اکٹھا کرتے ہیں اور پھر ان کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ بسا اوقات ہم ایک ہی کتاب کے مضامین کو یا پھر مختلف اقوال کو تحریر یہ صورت میں اکٹھا کرتے ہیں یا مرتب کرتے ہیں۔ اس کی مثال میں حضرت مصلح موعود کی کتاب "اوڑھنی والیوں کے لئے بھول" اور "مشغل راہ" سے دینا چاہوں گی۔ یہ آپ کی تحریر کے مجموعے ہیں۔ جو ک بعد میں مرتب کئے گئے۔

2:- ماخوذ مضامین: ماخوذ مضامین سے مراد وہ مضامین ہیں جو کہ آپ کسی کتاب سے اخذ کر کے اس انداز میں اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ عبارت کا اصل مفہوم بغیر کی روبدل کے اصل حالت میں بیان ہو جائے۔ مثلاً آخر میں لکھا جاتا ہے کہ یہ مضامن مشعل راہ جلد اُول خطبات حضرت مصلح موعود صفحہ ۲۰۱۴ سے ماخوذ ہے۔ اسی طرح اگر کسی بڑے حوالے کو اپنے لفظوں میں لکھا ہو تو اس کے آخر میں لکھیں مثلاً "ماخوذ از اصحاب احمد جلد نہ صفحہ ۲۰۱۴"۔

3:- علمی مضامین: ان سے مراد وہ مضامین ہیں جو آپ عموماً اظہار خیال کے لئے تحریر کرتے ہیں اور عموماً ان کا استعمال تقریری مقابلہ جات میں کیا جاتا ہے۔

4:- معلوماتی مضامین: ان سے مراد ایسے مضامین ہیں، جن میں موضوع سے متعلقہ معلومات فراہم کی جائیں، مثلاً کے طور پر جغرافیہ، طب، سائنس وغیرہ۔

5:- تقریحی مضامین: ان مضامین میں معلومات کے ساتھ ساتھ مزاج کا اور ڈرامائی عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔

یہ چند مثالیں تھیں جو میں نے مضمون نویسی کی اقسام کے حوالے سے بیان کی ہیں اب میں راہنمائی کے لئے مضامن نویسی کے چند اصول بیان کروں گی۔

کسی بھی مضامن کی خوبصورتی تین باتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ i:- دعویٰ۔ ii:- دلیل۔ iii:- حقیقی نتیجہ۔

سب سے پہلے میں دعویٰ کو لوں گی کسی بھی موضوع پر جو بات کہی جائے اس میں تردید، تذبذب، جیزت اور درمانگی کی کیفیت نہیں ہوئی چاہئے۔ اگر ایسا ہوگا تو اس سے انتشار اور بے اعتمادی کا فقدان نہیں ہوگا اس لئے ہمیں اپنی بات پر یقین ہونا چاہئے کہ ہم جو بات بیان کر رہے ہیں وہ صرف اور صرف سچائی پر مبنی ہے۔ اس لئے یہ بھی لازم ہے کہ ہم اپنے علم و فہم میں اضافہ اور اصلاح کرتے چلے جائیں۔ ایک اور ضروری امر یہ ہے کہ مضامن کو ایسے بیان کیا جائے کہ اس کے سارے پہلو اجاگر ہوں اور ان میں ایک مسئلہ ربط پایا جاتا ہو۔ ورنہ سننے والے یا پڑھنے والے پہ ہماری تحریر کا اچھا تاثر نہیں پڑے گا۔

ii:- دلیل۔ ہم جو بھی موضوع بیان کر رہے ہیں جب اُس کو قرآنی اسلوب کی روشنی میں بیان کریں گے تو یہ ہمارے دعویٰ پر ایک ٹھوں دلیل کا کام کرے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔ ترجمہ "کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ایک لکھے کی ایک شجرہ طیبہ سے، اسکی جرم مضبوطی سے پوستہ ہے۔ اور اسکی چوٹی آسمان میں ہے۔" (سورہ الابراء یہم آیت 25 ترجمہ از خلیفۃ الرائع رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

لہذا اپنی بات پیش کرتے ہوئے مختلف مثالوں کا اور تشبیہات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ثنوہ کے طور پر ہم نے سورہ الابراء کی آیت کو پیش کیا۔ یہی طریقہ ہمیں قرآن و حدیث کی رو سے ثابت شدہ نظر آتا ہے۔ لہذا ہم اپنے دعوے کے بارے میں دلیل قرآن و حدیث سے پیش کر سکتے ہیں۔ اسکی مثال میں تلاوت قرآن کریم کے حوالے سے حدیث سے دوں گی۔

حضرت انسؐ بیان کرتے ہیں "قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارگی کی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوبی بھی عدمہ ہوتی ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ ایک کہانی بیان کروں گی۔

مضمون نویسی کے چند رہنماء اصول:

اب میں مضمون نویسی کے اصول بیان کروں گی۔

جب بھی ہم کسی موضوع پر کھنڈا شروع کریں تو سب سے

پہلے قرآنی حوالہ دیں، کہ قرآن کریم میں اس کے بارے میں

کیا ارشاد ہوا ہے۔ ہم دعویٰ سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ قرآن

مجید سے ہمیں دینی اور دنیاوی مضامین کے لئے بلواسطہ یا ملادا واسطہ حوالہ مل سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کو زندہ کتاب کے طور پر پیش کیا اور مسلمانوں میں موجہ غلط

عقائد کی اصلاح کی اور قرآن کریم سے متعلقہ تمام غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا آپ نے میمیوں آیات سے ثابت فرمایا کہ

قرآن کریم میں مختلف علوم کی طرف اشارہ ہے۔ جنہیں ایک ہی زمانے کے لوگ نہیں سمجھ سکتے بلکہ اپنے اپنے وقت پر

ان کی پوری سمجھ آسکتی ہے۔ اسی طرح جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جائے گا قرآن کریم میں سے نئے نئے علوم نکلنے

چلے جائیں گے۔ چنانچہ آج آپ کے بتائے ہوئے ان اصولوں کے ماتحت خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم کا ایسا علم

دیا کہ کوئی اس کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ ان میں مختلف علوم مثلاً علوم طبیعتیں

کا ذکر موجود ہے۔ اس کی مثال سورۃ الشس کی آیات سے دیتی ہوں کہ اس میں مضمون ہے "کہ چاند اپنی ذات میں

روشنیں بلکہ سورج سے روشنی لیتا ہے"۔ (ماخوذ سورۃ الشس آیت نمبر 3-2)

1:- جماعتی کتب اور قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے شروع و آخر میں موضوعات اور مضامین کے حساب سے اٹھیکس موجود ہوتا ہے۔ جن کی مدد سے ہمیں اپنے موضوع سے متعلق آیت یا حوالہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اسکی

مثال میں یوں دوں گی حضرت مسیح موعودؑ کو... جب کوئی مضمون نکالنا ہوتا تو خود بتا کر حفاظت سے پوچھا کرتے تھے کہ

اس معنی کی آیت کوئی ہے یا آیت کا ایک ٹکڑا پڑھ دیتے یا فرماتے جس آیت میں یہ لفظ آتا ہے وہ آیت کوئی ہے۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم روایت 553)

2:- ایک اور اہم بات جس کا میں ضمانت کر کر جو اس کے بسا اوقات ہم مضمون کے حوالے سے فقط آیت کا ایک حصہ

لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ہم سچائی کے بارے میں مضمون لکھ رہے ہیں تو ہم صرف اتنا حوالہ ہی دے سکتے ہیں۔

ترجمہ: "اوڑھنے صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔" (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 71 ترجمہ از خلیفۃ الرائع)

3:- اور جب بھی ہم قرآنی حوالہ دیں تو ساتھ میں اس سورۃ کا نام اور آیت نمبر ضرور تحریر کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ

آیت کا ترجمہ قرآن کریم کہ کس ایڈیشن سے لیا گیا ہے۔ اس سے مراد کہ ترجمہ تفسیر کبیر یا تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے، یا

خلیفۃ الرائع کے ترجمہ قرآن کریم سے ہے۔ یہی اصول کتاب میں سے حوالہ جات ڈھونڈ کر تحریر کرنے پر بھی لاگو ہو گا۔

4:- بسا اوقات ہم حوالہ جات میں سے پورا متن تحریر نہیں کرتے بلکہ نفس مضمون میں سے اپنے مطلب کا حصہ درج

کرتے ہیں۔ اس صورت میں چاہئے کہ بات شروع کرنے سے پہلے تین نقطے (...) ڈال کر اپنے حوالہ بیان کریں۔ اور

پھر آخر میں کو ما () ڈال کر اس کو ختم کریں۔ مضمون صرف حوالوں کا مجموعہ نہیں ہونا چاہیے اس میں اپنے جملے بھی ضرور

شامل ہونے چاہیے اور نہ اگر صرف حوالے جمع کئے ہوں تو لکھنے والی کو ہم مرتب کرنے والی لکھ سکتے ہیں۔ یعنی "مرتبہ

نام"۔

5:- ایک اور اہم بات جس کا ذکر کرنا میں ضروری تھی ہوں وہ یہ ہے کہ مضمون میں شامل نام درست درج ہوں۔ جس

نام کے ساتھ علیہ السلام، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عزیز اللہ تعالیٰ عنہ، نور اللہ تعالیٰ، مرقدہ، مظلہ العالی، سلمہ اللہ،

سلمہ اللہ وغیرہ لکھنا ہے وہ صحیح جگہ اور صحیح نام کے ساتھ لکھیں۔

6:- بسا اوقات جو تحریر یہیں خصوصاً پاکستان میں شائع ہوتی ہیں وہاں جماعت پر پابندیوں کے باعث تحریر یا تقریر میں

ذمہ ب کے حوالے سے جب بھی کوئی بات لکھی ہوئی ہے تو تو وہاں پر اسلام یا مسلمان کی جگہ دین کا لفظ یا خالی جگہ چھوڑ

دی جاتی ہے۔ لیکن جب ہم وہ حوالہ لکھیں تو اس خالی جگہ پر متعلقہ لفظ لکھ دیں۔ مثلاً اسلام، مسلمان، صحابی، رضی اللہ عنہ

وغیرہ

7:- اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھیں یا () علامت ڈالیں، صحابہ کرام یا صحابیات کا نام

آئے تو رضی اللہ عنہ لکھیں یا () کی علامت ضرور ڈالیں۔ اسی طرح بزرگ وفات شدگان کے ساتھ () کی

علامت ڈالی جاتی ہے۔

8:- بعض اوقات اپنے بیان میں جان ڈالنے کیلئے اور کسی بات کو سمجھانے کی غرض سے ہم اپنے مضمون سے متعلقہ کوئی

دلچسپ واقعہ یا صحیح آموز کہانی بیان کر سکتے ہیں۔ اس سے قاری کی دلچسپی بیان میں قائم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اسکی

مثال یوں دینا چاہوں گی کہ اگر میں نے قارئین کو یہ سمجھانا ہے کہ اللہ نے جس چیز کو جس کام کے لئے پیدا کیا وہی اس

کام کو بخوبی اور احسن طور سے انجام دے سکتی ہے یعنی "جس کا کام اسی کو ساختے ہے" اس بات کو بیان کرنے کے لئے میں

ایک کہانی بیان کروں گی۔

صلی علی نبینا صلی علی محمد

میرے آقا مرے نبی کریم بانی پاک باز دین قدم
شان تیری گمان سے بڑھ کر حسن و احسان میں نظر عدیم
تیری تعریف اور میں ناچیز گنگ ہوتی ہے یاں زبان کلم
سرگوں ہو رہی ہے عقل سلیم تیرا رتبہ ہے فہم سے بالا
درج تیری تعریف ہے تری تعلیم ساری دنیا کے حق میں رحمت ہے سب پر جاری ہے تیرا فیض عیم
بند کر کے نہ آگھہ منہ کھولے کاش سوچے ذرا عدو لئیم
حق نے بندوں پر رحم فرمایا اک نمونہ بنا کے دکھلایا

اسوہ پاک خلق ربانی منتهیے کمال انسانی
صلی علی نبینا صلی علی محمد

السلام اے نبی والا شان والصلوٰۃ اے موس ایمان
حضرت ذوالجلال کے محظوظ جس کی خاطر ہوئے بنائے جہان
تو مدینہ ہے علم اکمل کا تیرا سینہ ہے مہبٹ قرآن
سارے جھگڑے چکا دے ٹونے اے شہ عدل صاحب فرقان
پاک امامے انبیاء کر دی ہمہ بودند زیر صد بہتان
منہزم ہو چکی تھی جب توحید غالب آیا تھا لشکر شیطان
جب زمانہ میں دور ظلمت تھا حق و باطل میں کچھ نہ تھی پیچان
اے سراج منیر تو آیا ساری دنیا میں نور پھیلایا

مہر عالم طیب روحانی منتهیے کمال انسانی
صلی علی نبینا صلی علی محمد

منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ نیگم صاحبہ از در عدن

(”اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“، صفحہ نمبر 86 حصہ اول)

ایک اور جگہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ضرورت اس بات کی ہے... ”کہ عورتی جرأت سے کام لیں مضمون لکھنے اور تقریر کرنے کی کوشش کریں....“ (”اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“ حصہ اول۔ صفحہ نمبر 190) خدا تعالیٰ کا ہم پر بے انتہا فضل ہے کہ حضرت سعیج موعودؑ اپ کے خلفاء کرام نے نئے لکھنے والوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی فرمائی، اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے لکھنے والے پیدا ہوتے رہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو مضمون نویسی میں جماعت میں بڑا خلا پیدا ہو جاتا۔ نئے لکھنے والے نا تجربہ کار ہوتے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ ہمت نہ ہاریں، پرانے اور کہنہ مشق لکھنے والے ان کو اس معاملے میں کھڑا کرتے رہیں۔ جزاک اللہ میں نے کوشش کی ہے کہ مضمون نویسی کے حوالے سے کچھ معلومات فراہم کر سکوں۔ جو اس سلسلہ میں مددگار ہو۔ انشاء اللہ

یہ درستح محمدی کے ماننے والوں کے لئے علمی اور قلمی جہاد کا دور ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں ”قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ دین پھیلانے کے لئے تواریث اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھپنو۔“ (ستارہ قیصر یہ روحانی خزانہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 120)

لہذا ہمیں اپنی ذاتی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اس قلمی چہاد میں حصہ لیں۔ حضرت سعیج موعودؑ نے اسلام کی تائید کے لئے لکھنے والوں کو بہت دعا نیں دی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم آپ کی دعاوں کے وارث نہیں۔ (آمین)

اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اسکی خوبیوں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گل ریحان کی طرح ہے جسکی خوبیوں اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا خظل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوبیوں بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔“

(از حدیث الصالحین حدیث نمبر 153۔ صفحہ نمبر 221۔ ابو داؤد کتاب الادب باب من يؤمّن بـيجالـس)

حدیث کے پیان میں بھی ایک بات کو مدد نظر رکھنا ضروری ہے کہ حدیث کا مضمون قرآنی آیت کی تائید کرتا ہو تو یہ وہ مستند ہوگی۔ اسی طرح عربی متن کے ساتھ بمعنی ترجیح پیش کی جا رہی ہے تو پھر ساتھ میں حدیث کی کتاب اور باب اور حدیث کا نمبر ضرور تحریر کریں۔ مثلاً جب حدیث تحریر کریں تو ساتھ میں بریکٹ میں حدیث الصالحین بحوالہ البخاری باب نمبر و حدیث نمبر و صفحہ نمبر ضرور تحریر کریں۔ اس کے بعد اپنی دلیل کو مزید موثر بنانے کے لئے امام سعیج زمان علیہ السلام کی کتاب سے حوالہ یا کوئی مثال دے سکتے ہیں، اسی طرح جب خلافے را خلافے را شدید کی جیات مبارک کے واقعات میں سے یا پھر خلافے کرام حضرت سعیج موعودؑ کے اقوال و خطابات یا حیات طیبہ کے واقعات میں سے بطور نمونہ کچھ پیش کیا جائے۔ مگر اس چیز کا ضرور خیال رکھیں کہ حظیط مرابت کو مدد نظر رکھا گیا ہے یا نہیں۔ مثلاً مضمون کے شروع میں پہلے آیت پیان ہو پھر حدیث پھر باقی باقی، لیکن مضمون کے درمیان میں جہاں ضروری ہو پہلے حدیث پھر آیت لکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی واقعہ پیان کیا جائے تو اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ وہ واقعہ مستند ہو اور ہماری جماعتی روایات کے خلاف نہ ہو کسی بھی بات کو بغیر علمی تحقیق کے بیان نہ کیا جائے۔ آخر میں اپنے دعوے کو دلیل کی روشنی میں ثابت کرتے ہوئے اس سے منطقی تبیخ اخذ کریں اور اپنی رائے کے انہار کے ساتھ مضمون کو سینئے کی کوشش کریں۔ اور اپنی تحریر میں مزید خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے مضمون سے متعلقہ اشعار بھی شامل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ شاعری بھی اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ جسمیں ہم اپنے خیالات و جذبات کو ایک نہایت منفرد اور لاکش انداز میں اس طرح میان کرتے ہیں کہ بات بھی سمجھ میں آجائی ہے اور طبیعت پر بار بھی محسوس نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر میں حضرت سعیج موعودؑ کا شعر پیش خدمت ہے

۔ کچھ شعرو شاعری سے اپنانہیں تعلق

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدد عاہی ہے

حضرت مصلح موعودؑ نے مضمون نویسی اور تقریری مقابلوں کے بارے میں خدام الاحمد یہ کو خصوصی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ ”میں نے کہا تم مشورہ بے شک لوگر جو کچھ لکھوہ تم ہی لکھو۔ تاتم کو اپنی ذمہ داری محسوس ہو۔ گواں کا نتیجہ یہ ہوا کہ شروع میں وہ بہت گہرائے۔ انہوں نے ادھر ادھر سے کتابیں لیں اور پڑھیں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ فلاں بات کا کیا جواب دیں۔ مضمون لکھنے اور بار بار کاٹے، مگر جب مضمون تیار ہو گئے اور انہوں نے شائع کئے تو وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے اور میں سمجھتا ہوں وہ دوسرے مضمونوں سے دوسرے نہ پڑھیں ہیں۔ گواں کو ایک ایک مضمون لکھنے میں بعض دفعہ مہینہ مہینہ لگ گیا اور ہمارے جیسا شخص جسے لکھنے کی مشق ہو، شاید ویسا مضمون لکھنے دو گھنٹے میں لکھنے میں لیتا، اور پھر کسی اور کسی مدد کی ضرورت بھی نہ پڑتی مگر وہ دس بارہ آدمی ایک ایک مضمون کیلئے مہینہ لگے رہے۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جو اسلامی لٹریپریان کی نظر ہوں سے پوشیدہ تھا وہ ان کے سامنے آگیا اور دس بارہ نوجوانوں کو پڑھنا پڑا۔ دوسرا فائدہ جماعت کو... یہ پہنچ گا کہ اسے کئی نئے مصنف اور مولف مل جائیں گے۔“

(بحوالہ ”مشعل راہ“ جلد اول اشاعت مئی 2004 صفحہ نمبر 19)

جب خدام اس کام کے لئے کچھ ٹرینڈ ہو گئے تو آپ نے انہیں فرمایا ”... انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں بہر حال انہیں یہ موقع دینا چاہئے کہ وہ مختلف کتابوں سے اس بساطاً کر کے مضامین لکھتے ہیں۔ تو کیا فرشتے آ کر ہمیں نوٹ لکھواتے ہیں؟۔ ہم بھی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے اور ان سے مسائل اخذ کر کے مضامین لکھتے ہیں۔“

(بحوالہ ”مشعل راہ“ جلد اول اشاعت مئی 2004 صفحہ نمبر 584)

اسی طرح آپ اپنی کتاب ”اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“ میں عورتوں کو عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”کہ اسلام میں دیے ہوئے حقوق اگر دریافت کرنے ہوں تو قرآن پڑھو، حدیث کام طالعہ کرو اور پھر اس کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ملے گی۔“ ”قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے بشر طیکہ تدبیر اور غور سے پڑھا جائے۔“ (”اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“ صفحہ نمبر 277-276 حصہ اول)

پھر ایک اور جگہ مختلف علوم کا ذکر کرتے ہوئے آپ مضمون نویسی کے حوالے سے فرماتے ہیں ”مضامون نویسی، اخبار نویسی کے علاوہ ایک علم ہے اس میں بعض کیفیتوں اور جذبات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً جب محبت پر مضمون لکھنے کی طرف کھپنو۔“